رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار مہینہ کی

۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰

تاریخ کو قادیان دارالامان سے شایع ہوتا ہے

الحکم

دوا ہمیں شفا ہمیں غرض دارالامان ہمیں	چہ گویم یا تو گر آئی چہا در قادیان ہمیں

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قیمت پیشگی سالانہ

۱- عوام سے صہ
۲- خواص و معاونین سے ع۵
۳- ہندوستان سے باہر ے
۴- غیر مذاہب والوں سے ے
۵- اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے۔ ۱۲

نوٹ
عہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

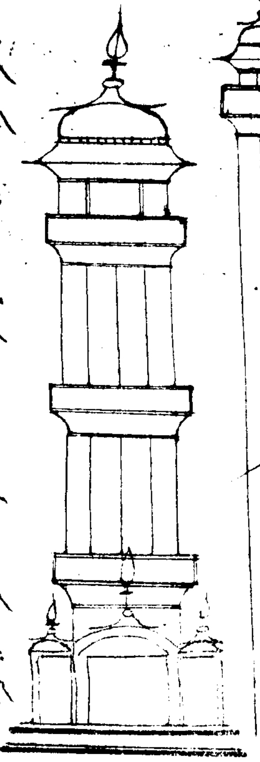

نمبر ۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ فروری ۱۹۰۸ء مطابق ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۲

سلسلہ کے متعلق نوٹ

لنگرخانہ کی ضروریات قوم کی توجہ بدستور چاہتی ہیں

جناب مولوی محمد علی صاحب کو مجلس معتمدین نے مامور کیا ہے۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی بلڈنگ (عمارت) کیلئے ایک سرکلر لیٹر شایع کریں۔ اس چٹھی کے ذریعہ وہ قوم کو توجہ دلائیں گے۔ کہ مدرسہ کی جدید عمارت کیلئے ایک کافی رقم چندہ کے ذریعہ جمع کریں۔ ایسا ہی وہ اسی چٹھی میں ان احمدیوں کو بھی توجہ دلائیں گے جن کے پاس روپیہ جمع ہو۔ کہ وہ اپنے روپیہ کو مدرسہ تعلیم الاسلام کے کمروں کی تعمیر میں لگا دیں جب تک مجلس ان کا روپیہ ادا نہ کرے اس وقت تک وہ ان احباب کو کرایہ دیتی رہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس طرح پر جلدی وہ رقم جمع ہو جائے گی جس کے لئے اپیل کیا جائیگا ہر حال مدرسہ کی عمارت کا سوال بہت ضروری سوال ہے۔ جس کے لئے سرمایہ کا جلد تر بہم پہنچانا ازبس ضروری ہے۔

—— ⁘ ——

شیخ محمد حسین ... سے جنکا پہلے کسی اشاعت ... مدرسہ تعلیم الاسلام

میں فی الحال ایک ماہ کے لئے مفت کام کرنے کیواسطے تشریف لے آئے ہیں۔ اور اس طرح پر انہوں نے ایک قابل قدر نظیر قومی خدمت میں ایثار کی قایم کی ہے۔ خانصاحب ذوالفقار علیخانصاحب کی خدمت چونکہ خاص طور پر ریاست رامپور میں منتقل ہو چکی ہیں۔ اس لئے وہ اسوقت آنیسے معذور رہے۔ جسکا انہیں بہی افسوس ہے۔ شیخصاحب مدرسہ میں کام کرنے لگ گئے ہیں۔ اسوقت مدرسہ اور میگزین کی بڑہتی ہوئی ضروریات میں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو تعلیمی اور اخباری مذاق رکہتے ہیں۔ یہ موقع ہے۔ خدمت دین کا۔ اور مبارک ہونگے۔ وہ لوگ جو اس سے فائدہ اٹھائیں۔

—— ⁘ ——

مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایک ایسے مولوی کی ضرورت ہے۔ جو مڈل کی جماعتوں کو ادب عربی اور دینیات کی تعلیم دے سکے۔ جو لوگ اس عہدہ کے لئے آسکیں۔ نہیں فوراً مولوی شیر علی صاحب افسر صیغہ تعلیم کے نام قادیان درخواست بہیجدینی چاہئے۔ تعلیمی تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائیگی۔

—— ⁘ ——

وصایا کے متعلق احمدی انجمنوں کو بڑی کوشش کرنی چاہئے اور احمدیوں کو رسالہ الوصیت کے مقاصد سے

آگاہ کرنا لازمی ہے۔ وصیتوں کی آمد کے سلسلہ میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہے۔ اس لئے اس غرض کو پورا کرنے کیلئے ضرورت ہے اس امر کی کہ احمدی انجمنیں اپنے جلسے کر کے اپنے ممبروں کی وصیتیں حاصل کر کے بہت جلد افسر مقبرہ بہشتی کے نام بہیجیں۔ مگر اس پہلے کہ وصیت تحریر کر کے بہیجی جاوے۔ وصیت کا مسودہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور کے پاس بہیج دینا چاہئیے۔ خواجہ صاحب انجمن کے مشیر قانونی ہیں۔ خواجہ صاحب کے ساتھہ خط و کتابت کرتے وقت یہ پتہ مد نظر رکہنا چاہئیے۔ نولکہا عزیز منزل۔ خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ لاہور لکہنے کی حاجت نہیں۔ نولکہا ڈاک خانہ ہے۔ وہاں سے ڈاک خواجہ صاحب کو براہ راست مل جاتی ہے۔

اگر خواجہ صاحب کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے لاہور سے باہر بہی گئے ہوئے ہوں۔ تب بہی ان کی ڈاک ان کے دفتر میں پہنچ جاتی ہے۔

ایڈیٹوریل برِیف نوٹس

سانپ اور عیسویت

سانپ کا لفظ عیسائیوں کی کتب مقدسہ میں سب سے زیادہ خطرناک مقدر ہے۔ شیطان کا مظہر سانپ کو قرار دیا گیا ہے۔ اور جناب مسیح کا یہ فرمان دکھایا گیا ہے کہ میں سانپ کا سر کچلنے کے لئے آیا ہوں۔ یورپ کے بعض سوداگران شراب کی دوکان پر سانپ کی شکل بنتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں شیطان کا مظہر ایک معنوں سے شراب ہے اور ایک حد تک مذہبی لٹریچر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیح بات ہے قرآن مجید نے بھی اس کو عمل الشیطان قرار دیا ہے مگر غور طلب بات یہ ہے کہ کیا اس شیطان کا سر کچلا گیا یا عیسویت نے اسے ترقی کی دی؟ اس کا جواب تجربہ سے دیا جا سکتا ہے۔ یورپ میں شراب کی جو کثرت ہے وہ ایک عیاں امر ہے۔ عشاء ربانی میں شراب مذہبی رسم کے لئے لازمی سمجھی جاتی ہے اور مسیح کا پہلا معجزہ شراب سازی کا ہے پھر یہ شیطان (سانپ) کا سر کچلا گیا یا اسے پرورش کیا گیا۔ یہ عیسویت کا زندہ معجزہ سمجھنا چاہیئے!!!

مُلک کی اخلاقی حالت کا اندازہ

ضروریات ہر شخص کی اخلاقی حالت کو ظاہر کر سکتی ہیں اور ایسا ہی جس ملک میں جس چیز کی زیادہ ضرورت ہو وہ بتا سکتی ہے کہ ملک کی اخلاقی حالت کیسی ہے۔ ٹریبیون کلکتہ کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ امرتسر کے کارخانہ شراب کے لئے ساٹھ ہزار من گڑ خریدا گیا ہے اور اس کارخانہ کو ابھی اور بڑھانے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کارخانہ میں ۸ ہزار بوتل روزانہ طیار ہوتی ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ملک کی حالت کیسی بگڑی ہوئی ہے اب ہندوستان کی مفلسی کا اندازہ غلط ہوگا یا نہیں۔ یا اللہ رحم کر۔

گورنمنٹ کی تعریف کیوں نہ کریں

گورنمنٹ انگلشیہ کی دی ہوئی مذہبی آزادی کی برکات کو جب ہم دیکھتے ہیں تو بے اختیار اسکے لئے دل سے دعا نکلتی ہے اور جن اُن برکات کے لئے ہم گورنمنٹ کے شکرگذار ہوتے ہیں تو نااہل اور محسن کش ہمیں خوشامدی کہتے ہیں۔ حال میں موضع بیلا (ضلع گیا) میں مسلمانوں پر جو ظلم کیا گیا ہے وہ سکھا شاہی زمانہ سے بھی زیادہ تاریک اور خونچکاں ہے۔ اور اس فساد کے بانی مبانی بہرحال آریہ سماجی ہیں۔ کیونکہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء کو عین عید کے دن آریہ سماج کا جلسہ ہوا جس میں پنجاب اور دوسری جگہ کے آریہ سماجیوں نے گئو رکھشا کے متعلق پُرزور اور پُرجوش تقریریں کیں جن کا نتیجہ بیلا کا فساد ہے جہاں غریب مسلمانوں کے دس بارہ گھر میں ہندوؤں نے انھیں مار ابھیا۔ ان کی عورتوں کو بے عزت کیا۔ چار عورتیں گیا کے ہسپتال میں آئی ہیں۔ کیا اسی سلوک پر ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہمارے ساتھ اتفاق کرو۔ آریہ اخبار اس کو کچھ اور ہی رنگ دینگے مگر یہ ظلم غریب مسلمانوں پر ایک ادنیٰ جانور کے لئے کیا گیا ہے جو قوم انسان کے مقابلہ میں **حیوان** کو ترجیح دیتی ہے۔ اس سے انسانیت اور ہمدردی کی امید رکھنا فضول ہے کیا معزز اخبار ہندوستان کا ایڈیٹر اس بنا پر اتفاق کا مشورہ دے سکتا ہے؟

اسلام نے دوسرے مذاہب کو عالمگیر بننے کی ہدایت کی

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کل نوع انسان کو اپنے اندر جذب کرلیتا ہے اور فی الحقیقت وہ مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو ایسا ہی ہونا چاہئے۔ ہندوؤں یا سکھوں میں آج تک یہ نہیں ہوا تھا کہ وہ دوسری قوموں کو اپنے مذہب میں داخل کریں بلکہ بعض قومیں رہتے۔ مینگھ وغیرہ سکھ کہلا کر بھی ان سے باہر رہتے۔ اب اسلام کو دیکھکر آریوں نے پہلے غیر قوموں کو برائے نام داخل کرنا شروع کیا اب سکھوں نے بھی یہ عزم کیا ہے۔ چنانچہ موضع بلا ہی متصل جگراؤں آج بڑی بھاری شدھی ہوگی اور رہتئے اور مینگھ وغیرہ سکھوں میں شامل کئے جائینگے۔ یہ آثار مبارک ہیں اس سے اسلام کی عظمت ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان لوگوں نے یقین کر لیا ہے کہ اسلام ان سب کو اپنے میں شامل کر لیگا۔ اور ایسا ہی ہو کر رہے گا۔ اب چوہڑوں کو بھی خوش ہونا چاہئے شاید وہ وقت دور نہ ہو کہ آریہ **سماجی** ہیں آریہ بنالیں اس لئے کہ سرکاری کاغذات میں چوہڑے ہندو لکھے جاتے ہیں۔

خوارق کب ظہور میں آتے ہیں؟

حضرت مسیح موعودؑ اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ دلوں کی تبدیلی آسمان کی تبدیلی کو چاہتی ہے وہ آگ جو اخلاص کے ساتھ بھڑکتی ہے وہ عالم بالا کو نشان کی صورت پر دکھلاتی ہے تمام مومن اگرچہ عام طور پر ہر ایک بات میں شریک ہیں یہاں تک کہ ہر ایک کو معمولی حالت کی خوابیں بھی آتی ہیں اور بعض کو الہام بھی ہوتے ہیں لیکن وہ کرامت جو خدا کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی ہے اور خدا کو دکھلا دیتی ہے وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے۔ جو ان بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کی جاتی ہے جو حضرت احدیت میں جان نثاری کا رتبہ رکھتے ہیں جبکہ وہ دُنیا میں ذلیل کئے جاتے ہیں اور ان کو بُرا کہا جاتا اور کذاب اور مفتری اور بدکار اور لعنتی اور دجال اور ٹھگ اور فریبی اُن کا نام رکھا جاتا ہے اور اُن کے تباہ کرنے کے لئے کوششیں کی جاتی ہیں تو ایک حد تک وہ صبر کرتے اور اپنے آپ کو تھامے رہتے ہیں پھر خدا تعالیٰ کی غیرت چاہتی ہے کہ انکی تائید میں کوئی نشان دکھاوے تب ایک دفعہ ان کا دل دکھتا ہے اور ان کا سینہ مجروح ہوتا ہے تب وہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر تضرعات کیساتھ گرتے ہیں اور ان کی دردمندانہ دعاؤں کا آسمان پر شور پڑتا ہے اور جس طرح بہت سی گرمی کے بعد آسمان پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بادل کے نمودار ہو جاتے ہیں اور پھر وہ جمع ہو کر ایک تہ بتہ بادل پیدا ہو کر یکدفعہ برسنا شروع ہو جاتا ہے ایسا ہی مخلصین کے دردناک تضرعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں رحمت کے بادلوں کو اُٹھاتے ہیں اور آخر وہ ایک نشان کی صورت پر زمین پر نازل ہوتے ہیں۔

گورنر بمبئی اور دیسی اخبارات

یہ دوسرا موقعہ ہے۔ کہ ۲۰ جنوری کو سر جارج کلارک گورنر بمبئی نے احاطہ بمبئی کے دیسی زبانوں کے اخبارات کے پچاس ایڈیٹروں کو لیبورٹری میں جہاں پلیگ کے ٹیکے کا سیرم تیار ہوتا ہے۔ مدعو کر کے شفقت آمیز سلوک کا اظہار کیا۔ پہلے کپتان لسٹن نے انہیں لاگ تیار کرنے کے متعلق جس قدر احتیاطیں کی جاتی ہیں مشاہدہ کرائیں۔ پھر گورنر صاحب خود تشریف لائے۔ اور ایڈیٹروں کو خوش آمدید کہکر ایک مختصر سی تقریر میں فرمایا کہ جب سے میں ہندوستان میں آیا ہوں ٹیکے کے استعمال پر بہت زور دے رہا ہوں اس لئے کہ میرے یقین میں پلیگ سے بچنے کا ایک یہی سب سے زبردست علاج ہے پلیگ عموماً غریب آدمیوں پر حملہ کیا کرتی ہے۔ جس کی آپ اور مجھے سب کو پرواہ کرنی چاہئے جب تک آپ کا خود خاطر خواہ اطمینان نہ ہو جائے۔ میں نہیں کہتا کہ آپ پبلک کو اس کی طرف مائل کریں۔ جو کچھ آپ نے یہاں دیکھا اُس سے اور شمار و اعداد پر غور کرنے سے آپ کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ اس طریق کو بہت کچھ کامیابی ہوئی ہے ملک معظم کو ہندی رعایا سے جو ہمدردی ہے۔ آپ کو معلوم ہی ہے۔ میرا آرزو ہے کہ میں ہز میجسٹی کو مطلع کر سکوں کہ احاطہ بمبئی میں ہم سب ملکر غربا کی جانیں بچانے کی کوشش کر رہے ہیں یہ ضروری ہے کہ میں اور آپ ایک دوسرے کو سمجھیں۔ بعض دفعہ ہم میں اختلاف رائے بھی ہو سکتا ہے۔ مگر ہمارا اصل منشا ایک ہی ہے آپ اس ملک میں رہتے ہیں اور اپنے ملک والوں کی بہتری کرنا چاہتے ہیں۔ میں انگلستان سے اس لئے آیا ہوں کہ اس ملک کے لوگوں کے ساتھ کچھ بھلائی کروں اس لئے آپ یہ نکتہ بھول نہ جائیں کہ میرا اور آپ کا مقصد ایک ہی ہے اخبارات کی طاقت دن بدن بڑھ رہی ہے اور یہ اپنے سر پر ایک بھاری ذمہ واری رکھتے ہیں میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اپنی ذمہ واری کو سنجیدگی کی نظر سے دیکھیں۔

مسیح اور مہدی کا مشن

{حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے پاک الفاظ مین}

شریعت دو حصون پر منقسم تھی۔ بڑا حصہ یہ تھا۔ کہ لا الہ الا اللہ یعنی توحید۔ اور دوسرا حصہ یہ کہ ہمدردی نوع انسان کرو۔ اور ان کے لئے وہ چاہو۔ جو اپنے لئے۔ سو ان دو حصون مین سے حضرت مسیح نے ہمدردی نوع انسان پر زور دیا ہے۔ کیونکہ وہ زمانہ اسی زور کو چاہتا تھا۔ اور دوسرا حصہ جو بڑا حصہ ہے یعنی لا الہ الا اللہ جو خدا کی عظمت اور توحید کا سرچشمہ ہے اس پر حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم نے زور دیا۔ کیونکہ وہ زمانہ اسی قسم کے زور کو چاہتا تھا۔ پھر بعد اس کے ہمارا زمانہ آیا جس مین ہم ہین۔ اس زمانہ مین یہ دونون قسم کی خرابیان کمال درجہ تک پہنچ گئی تھین۔ یعنی حقوق عباد کا تلف کرنا۔ اور بے گناہ بندون کا خون کرنا مسلمانون کے عقیدہ مین داخل ہو گیا تھا۔ اور اس غلط عقیدہ کی وجہ سے ہزارہا بے گناہون کو وحشیون نے تہ تیغ کر دیا تھا۔ اور پھر دوسری طرف حقوق خالق کا تلف کرنا بھی کمال کو پہنچ گیا تھا۔ اور عیسائی عقیدہ مین داخل ہو گیا تھا۔ کہ وہ خدا جس کی انسانون اور فرشتون کو پرستش کرنی چاہیے۔ وہ مسیح ہی ہے۔ اور اس قدر غلو ہو گیا۔ کہ اگرچہ ان کے نزدیک عقیدہ کے رو سے تین اقنوم ہین لیکن عملی طور پر دعا اور قبولیت مین صرف ایک ہی قرار دیا گیا ہے یعنی مسیح۔ یہ دونون پہلو اتلاف حقوق یعنی حق العباد اور حق رب العباد اس قدر کمال کو پہنچ گئے تھے۔ کہ اب یہ تمیز کرنا مشکل ہے کہ ان دونون مین سے کونسا پہلو اپنے غلو مین انتہائی درجہ تک جا پہنچا ہے سو اس وقت خدا نے جیسا کہ حقوق عباد کے تلف کے لحاظ سے میرا نام مسیح رکھا۔ اور مجھے خو اور بو اور رنگ اور روپ کے لحاظ سے حضرت مسیح کا اوتار کر کے بھیجا ایسا ہی اس نے حقوق خالق کو تلف کے لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد رکھا۔ اور مجھے توحید پھیلانے کے لئے تمام خو اور بو اور رنگ اور روپ اور جامہ محمدی پہنا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اوتار بنا دیا۔ سو مین ان معنون کر کے عیسیٰ مسیح بھی ہون اور محمد مہدی بھی۔ مسیح ایک لقب ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا تھا جس کے معنے ہین خدا کو چھونے والا۔ اور اس کا خلیفہ اور صدق اور راستبازی کو اختیار کرنے والا۔ اور مہدی ایک لقب ہے جو حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔ جس کے معنے ہین۔ کہ فطرتًا ہدایت یافتہ اور تمام ہدایتون کا وارث اور اسم ہادی کے پورے عکس کا محل۔ سو خدا تعالےٰ کے فضل اور رحمت نے اس زمانہ مین ان دونون لقبون کا مجھے وارث بنا دیا اور یہ دونون لقب میرے وجود مین اکٹھے کر دے سو مین ان معنون کے رو سے عیسیٰ مسیح بھی ہون اور محمد مہدی بھی۔ اور یہ وہ طریق ظہور ہے جس کو اسلامی اصلاح مین بروز کہتے ہین سو مجھے دو بروز عطا ہوئے ہین۔ بروز عیسیٰ و بروز محمدؐ۔ غرض میرا وجود ان دونون نبیون کے وجود سے بروزی طور پر ایک معجون مرکب۔ عیسیٰ مسیح ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ مسلمانون کو وحشیانہ حملون اور خون ریزیون سے روک دون جیسا کہ حدیثون مین صریح طور سے وارد ہو چکا ہے۔ کہ جب مسیح دوبارہ دنیا مین آئے گا۔ تو تمام دینی جنگون کا خاتمہ کر دیگا۔ سو ایسا ہی ہوتا جاتا ہے آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے[⁑] جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات مین آباد ہین۔ اور ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے۔ اور مجھکو مسیح موعود مانتا ہے۔ اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے۔ کہ اس زمانہ مین جہاد قطعًا حرام ہے کیونکہ مسیح آ چکا ہے۔ خاصکر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑتا ہے نہ محض نفاق سے اور یہ وہ مصلحکاری کا جھنڈا کھڑا کیا گیا ہے۔ کہ اگر ایک لاکھ مولوی بھی چاہتا۔ کہ وحشیانہ جہادون کے روکنے کے لئے ایسا پر تاثیر سلسلہ قایم کرے تو اس کے لئے غیر ممکن تھا۔ اور مین امید رکھتا ہون کہ اگر خدا تعالےٰ نے چاہا۔ تو چند سال مین ہی یہ مبارک اور امن پسند جماعت جو جہاد اور غازی پن کے خیالات کو مٹا رہی ہے۔ کئی لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ اور وحشیانہ جہاد کرنے والے اپنا چولہ بدل لینگے۔

اور محمد مہدی ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ آسمانی نشانون کے ساتھ خدائی توحید کو دنیا مین دوبارہ قایم کرون۔ کیونکہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم نے محض آسمانی نشان دکھلا کر خدائی عظمت اور طاقت اور قدرت عرب کے بت پرستون کے دلون مین قایم کی تھی۔ سو ایسا ہی مجھے روح القدس سے مدد دی گئی ہے وہ خدا جو تمام نبیون پر ظاہر ہوتا رہا۔ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طور ظاہر ہوا۔ اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا۔ اور حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر فاران کے پہاڑ پر چمکا وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلی فرما ہوا ہے اس نے مجھ سے باتین کین۔ اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے مین ہون۔ مین اکیلا خالق اور مالک ہون۔ اور میرا کوئی شریک نہین اور مین پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہون۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا۔ کہ جو کچھ مسیح کی نسبت دنیا کے اکثر عیسائیون کا عقیدہ ہے یعنی تثلیث و کفارہ وغیرہ یہ سب انسانی غلطیان ہین۔ اور حقیقی تعلیم سے انحراف ہے۔ خدا نے اپنی زندہ کلام سے بلا واسطہ مجھے یہ اطلاع دی ہے۔ اور مجھے اس نے کہا ہے کہ اگر تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہین کہ ہم کیونکر سمجھین کہ تو نے خدا کی طرف سے ہے تو انہین کہدے کہ اس پر یہ دلیل کافی ہے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہین۔ دعائین قبول ہوتی ہین پیش از وقت غیب کی باتین بتلائی جاتی ہین اور وہ اسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہین وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہین اور دوسرا یہ نشان ہے۔ کہ اگر کوئی ان باتون مین مقابلہ کرنا چاہے۔ مثلاً کسی دعا کا قبول ہونا اور پھر پیش از وقت اس قبولیت کا علم دیا جانا یا اور غیبی واقعات معلوم ہونا جو انسان کی حد علم سے باہر ہین تو اس مقابلہ مین وہ مغلوب رہیگا۔ گو وہ مشرقی ہو یا مغربی یہ وہ دو نشان ہین۔ جو مجھکو دیئے گئے ہین۔ تا ان کے ذریعہ سے اس سچے خدا کی طرف لوگون کو کھینچون جو درحقیقت ہماری روحون اور جسمون کا خدا ہے جس کی طرف ایک دن ہر ایک کا سفر ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ مذہب کچھ چیز نہین جس مین الٰہی طاقت نہین۔ تمام نبیون نے سچے مذہب کی یہی نشانی ٹھہرائی گئی ہے۔ کہ اس مین الٰہی طاقت ہو یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ یہ دونون نام جو خدا تعالےٰ نے میرے لئے مقرر فرمائے یہ صرف چند روز سے نہین ہین بلکہ میری کتاب براہین احمدیہ مین جس کو شایع کئے قریبًا تیس برس گذر گئے یہ دونون نام خدا تعالےٰ کے الہام مین میری نسبت ذکر فرمائے گئے ہین یعنی عیسیٰ مسیح اور محمد مہدی تا مین ان دونون گروہ مسلمانون اور عیسائیون کو وہ پیغام پہنچا دون جس کا مین نے اوپر ذکر کیا ہے۔ کاش اگر دلون مین طلب ہوتی اور آخرت کے دن کا خوف ہوتا۔ تو ہر ایک سچائی کے طالب کو یہ موقع دیا گیا تھا۔ کہ وہ مجھ سے تسلی پاتا۔

⁑ اگرچہ خاص آدمی جو علم اور فہم سے کافی بہرہ رکھتے ہین دس ہزار کے قریب ہونگے۔ مگر ہر ایک قسم کے لوگ جن مین ناخواندہ بھی ہین[⁑] تیس ہزار سے کم نہین ہین۔ بلکہ شاید زیادہ ہون۔ منہ

اے خدا اے چشمۂ نور ہدے۔
از کرم بکشا چشم این امت کشا
یک نظر کن سوئے این راز نہان
تا رہے اے طالب از وہم وگمان

⁑ اب یہ تعداد چار لاکھ تک پہونچتی ہے۔

مکتوبات امام الزمان سلمہ الرحمان

[حضرت حجۃ اللہ کے چند مکتوبات جو شکستہ خاطروں کے لئے اکسیر اور ابتلا میں آئے ہوئے لوگوں کے لئے موجب تسکین ہیں منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان]

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ مخدومی مکرمی سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا یہ بھی خداتعالیٰ کی آپ پر ایک رحمت ہے کہ آپ نے میری اس نصیحت میں غفلت نہیں کی۔ کہ خط برابر بھیجا جاوے اور میں جس قدر خداتعالیٰ کی عجیب اور خارق عادت فضلوں پر یقین رکھتا ہوں کاش اگر کوئی ایسا طریق ہوتا کہ میں آپ کے دل میں بھی ڈال سکتا خداتعالیٰ کے فضل اور رحمت اور قدرت کا تجربہ اگر ہو تو وہ اس حالت میں بھی انسان کو نامید نہیں کرسکتا کہ جب انسان پابزنجیر زندان میں ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ دُنیا کے اور اسباب سے سب امیدیں ہماری ٹوٹ چکی ہیں لیکن جب تک ہم قبر میں داخل ہو جائیں یہ امید ہماری ٹوٹنے کے قابل نہیں ہے کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو ہر ایک بات پر قادر ہے انسان کی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ دو چار تجربہ سے خواص اشیا پر یقین کر لیتا ہے مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ پانی ہمیشہ پیاس کو بجھاتا ہے اور روٹی ایک بھوکے انسان کو سیر کرتا ہے کسٹرائل دست لاتا ہے سم الفار پوری خوراک پر ہلاک کر دیتا ہے تو پھر خداتعالیٰ کے فضل اور رحم پر کیوں یقین نہ کریں جس کو ہم اپنی زندگی میں صدہا مرتبہ آزما چکے ہیں سچ تو یہ ہے۔ کہ گھبراہٹ ضعف ایمان کے باعث ہوتی ہے اگر کسی کو یہ یقین ہو کہ میرا ایک خدا ہے جو مجھے ہرگز ضائع نہیں کریگا تو ممکن ہی نہیں کہ وہ غمگین ہو اور کیونکر غمگین ہوسکے انسان تو آدمی سے بھی تسلی پاکر غمگین نہیں ہوتا مثلاً اگر کسی کو لاکھ دو لاکھ روپیہ کی ضرورت پیش آجائے اور اُس کے پاس ایک پیسہ نہیں اور وہ فکر اداۓگی میں مر رہا ہے اور کوئی رفیق نہیں تو غم سے ہلاک ہو جائیگا۔ جس طرح سر سید احمد خان آمد ایک لاکھ روپیہ کے غم سے دُنیا سے کوچ کر گئے لیکن اگر ایسے مضطرب آدمی کو کوئی دوست لجائے جو دولت کا جیوٹر اپنے جنگل ہے یا جار ہے اور وہ بہت دولت مند ہو اور وہ اُس کو تسلی دے کہ تو غم نہ کر کچھ دیر کے بعد یہ تمام ہزار روپیہ ادا کر دونگا اور اس کو یقین آجائے کہ اب بلا شبہ اپنے وعدے پر یہ شخص تمام روپیہ ادا کر دیگا تو قبل پہنچنے روپیہ کے جس قدر اس کو کشاکش ہو رہی ہے وہ اُس کی نظر میں ایک معمولی ہو جائیگا اور چہرہ پر اُفسردگی نہیں رہے گی ایسا ہی وہ شخص جو یقین رکھتا ہے کہ خداتعالیٰ مجھے ضائع نہیں کریگا اور بلاشبہ ضائع نہیں ہوگا غم تب آتا ہے جب ایمان جاتا ہے ایک تو بشریت کا غم ہے اس میں تو انسان ایک حد تک معذور رہتا ہے جب کہ کسی کی موت پر غم آتا ہے اس میں تو انبیاء بھی شریک ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت یعقوبؑ یوسفؑ کی جدائی میں چالیس برس تک روتے رہے وہ بشریت کا غم تھا۔ مگر ایک ضعف ایمان کا غم ہوتا ہے جیسا کہ کوئی نادان یہ غم کرے۔ کہ اب میرا کیا حال ہوگا۔ کیونکر مجھے روٹی کپڑا ملیگا عیال کا کیا حال ہوگا اس غم سے اگر انسان توبہ نہ کرے تو کافر ہو جاتا ہے کیونکہ اپنے رازق کا منکر ہے دعا کا سلسلہ خوب سرگرمی سے جاری ہے ہر ایک ساعت خداتعالیٰ کے فضل کی اُمید ہے۔ والسلام خاکسار میرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۱۷-جولائی ۱۹۰۶ء

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ آپ بکلی مطمئن رہیں آپکے لئے اس قدر دعا کی گئی ہے کہ جو دُنیا میں ایک بڑے خوش نصیب کے لئے ہوسکتی ہے۔ خداوند عزّوجل غفور رحیم ہے اسکی درگاہ سے بڑی اُمیدیں ہیں لیکن ضرور ہے کہ درمیان میں کچھ تشویش لاحق حال ہو جب تک خداتعالیٰ کا وہ مقرر کردہ دن آجائے اس لئے بڑے استقلال اور قوت اور مردانگی سے ایسی تشویش کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ انسان دُنیا طلبی کی حالت میں ضرور ہے دل کا کمزور ہوتا ہے درحقیقت جس قدر خداتعالیٰ پر ایمان کمزور ہوتا ہے اُسی قدر دل کو مصائب پیش آمدہ سے صدمہ پہنچتا ہے اور اسی قدر نومیدی طاری ہوتی ہے سو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ آپ کے لئے خداتعالیٰ نے مبشر الہام صادر فرمایا ہے اور خدا کا کلام غلط نہیں جاتا۔ میرا یہ حال ہے کہ دُنیا کے تمام بادشاہ متفق ہو کر ایک وعدہ کریں تو میں اُس وعدہ کو پھر بھی یقینی نہیں سمجھتا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ قبل ایفائے وعدہ کے وہ لوگ مرجائیں یا اس کے ایفاء پر قادر نہ ہوسکیں اور مجبور ہیں مگر خداتعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک ہے مجھے معلوم نہیں کہ کس راہ سے اور کس طور سے خداتعالیٰ ان غموم سے آپ کو نجات دیگا اور نہ ابھی تک یہ معلوم ہے کہ وہ وقت کب ہے لیکن کسی قدر مدت کی بات ہے۔ کہ اُس خداوند قادر کی طرف سے یہ وعدہ ہے والکریم اذا وعد وفا اس لئے اب جوانمردی سے اُس ذوالجلال کے منتظر رہیں اور کسی کی بے التفاتی پر کچھ بھی پرواہ نہ کریں جس طرح بارش نامعلوم آتی ہے۔ نہیں معلوم ہوتا کہ کب بادل ہوگا اور کب مینہ برسیگا اسی طرح خدا کا فضل بھی چور کی طرح آتا ہے پوری استقلال اور استقامت کے منتظر رہنا چاہئے۔ بلکہ بہت خوش رہنا چاہئے۔ کہ خدا کا وعدہ ہے نہ انسان کا اگر آپ دیکھیں کہ میں آگ میں پڑ گیا ہوں یا پڑتا ہوں تب بھی آپ خوش رہیں۔ کیونکہ جس نے یہ آگ پیدا کی ہے وہ ایک دم میں اس کو بجھا سکتا ہے۔ دُنیا میں میں اس بات کو خوب سمجھتا ہوں۔ کہ کیونکر وہ ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اس لئے میں آگ میں بھی ہو کر اس کو بہشت تصور کرتا ہوں۔ تمام دُکھ اس بات سے ہوتے ہیں جب انسان نہیں جانتا کہ یہ تکلیفیں کیوں آتی ہیں اور کیونکر دور ہوسکتی ہیں مگر جب خداتعالیٰ کی آوازیں خبر دیتی ہیں کہ یہ تکلیفیں اُس کی طرف سے ہیں اور اُس کے ارادہ کے ساتھ محو نیست و نابود ہو جاتی ہیں تو کیوں غم کیا جائے باقی خیریت ہے۔ اس وقت قادیان کے چاروں طرف طاعون ہے قریباً دو کوس کے فاصلہ پر اور قادیان اس وقت ایک ایسی کشتی کی طرح ہے جس کے اردگرد طوفان ہو اور وہ دریا میں چل رہی ہے ہر ایک ہفتہ میں شاید بیس ہزار کے قریب آدمی مرجاتا ہے خدا نے ان شکوک کو دور کر دیا۔ کہ اس وقت عام طاعون پھیلے گی۔ والسلام۔ خاکسار میرزا غلام احمد۔ ۲۳-اپریل ۱۹۰۵ء

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ یہ سچ ہے کہ بنا ہوا کام بگڑنے سے اور وسائل معاش کے کم یا معدوم ہونے کی حالت میں بلاشک انسان کو صدمہ پہنچتا ہے مگر وہ جو بگاڑتا ہے۔ وہی بنانے پر بھی قادر ہے پس دُنیا میں شکستہ دلوں کی اور تباہ شدہ لوگوں کے خوش ہونے کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ اُس خدائے ذوالجلال کو ایمانی یقین کے ساتھ یاد کریں جیسا کہ وہ ایک دم میں تخت پر سے خاک مذلت میں ڈالتا ہے ایسا ہی وہ خاک پر سے ایک لحظہ میں پھر تخت پر بٹھاتا ہے اس جگہ یہ کہنا کفر ہے کہ کیونکر اور کس طرح اور ایسے اوہام کا جواب یہی ہے کہ جس طرح ایک قطرہ نطفہ سے انسان کو پیدا کیا الم تعلم ان اللہ علےٰ کل شیئً قدیرہ نابینائی اور شک اور بدظنی کی وجہ سے تمام دُکھ پیدا ہوتے ہیں ورنہ وہ ہمارا خدا عجیب قادر بادشاہ ہے جو چاہے کرے کوئی بات اس کے آگے اَن ہونی نہیں۔ اگر یقین کی لذّت پیدا ہو جائے تو شاید انسان دُنیا طلبی کے ارادوں کو خود ترک کر دے کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی لذت نہیں کہ اس بات کو آزما لیا جائے کہ درحقیقت خدا موجود ہے اور درحقیقت وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ کریم و رحیم ہے ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا جو اسکے آستانہ پر گرتے ہیں والسلام۔ خاکسار میرزا غلام احمد ۷ جولائی ۱۹۰۶ء

متفرق مضامین

ایمان باللہ کا انکار

امریکہ میں سونے اور چاندی کے سکّوں پر پہلے یہ عبارت کندہ ہوا کرتی تھی In God we trust مگر پریسیڈنٹ روزویلٹ نے نئے سکوں میں سے یہ عبارت نکالدی ہے اور کہدیا کہ بالکل مہمل اور بے معنی ہے سکّوں سے مذہبی جذبات کو کیا تعلق؟" کیا خوب اس سے امریکہ کی مذہبی دلچسپی کا اندازہ کرنا سہل ہے پریسیڈنٹ کے اس حکم سے مذہبی جماعتوں میں ناراضی پائی جاتی ہے اور وہ اسے مذہبی ہتک قرار دیتی ہیں۔

ایک اور شگوفہ

امریکہ کے تمام مدارس میں عید میلاد مسیح کے موقع پر ایک ترانہ گایا جاتا ہے جس میں مسیح کی بعض فضیلتیں بھی بیان کی گئی ہیں یہودیوں نے کوشش کی کہ یہ ترانہ منسوخ کیا جاوے کیونکہ یہودی اور دیگر مذاہب کے لڑکے بھی مدرسوں میں تعلیم پاتے ہیں ان کو

کیوں مجبور کیا جاوے کہ وہ مسیح کی منقبت سرائی میں شامل ہوں ۔ سررشتہ تعلیم کے افسروں نے اس اعتراض کو صحیح قرار دیا اسپر تمام پادریوں میں جوش پھیل گیا منعقد جلسے بھی ہوئے اور عدم تنسیخ پر حکومت کو توجہ دلائی گئی ۔

صوبہ پنجاب کی لفٹنٹ گورنری

سابقہ اطلاع کے بموجب امید لگائی جاتی تھی کہ آج ایکم فروری ۱۹۰۸ء کو جناب سر لوئی ولیم ڈین بہادر بالقابہم صوبہ ہذا کی زمام حکومت اپنے دست مبارک میں لے لینگے اور آپ اپنے وسیع تجربہ اور اعلیٰ قابلیت سے پنجاب کو فایدہ پہنچانے لگینگے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اس صوبہ کے لئے کچھ عرصہ اور بھی جناب آنریبل سر تھامسن گارڈین واکر صاحب بالقابہم کی نیک دلی و معاملہ فہمی سے مستفید ہونا مقدر ہے کیونکہ نہ صرف سر لوئی ڈین بہادر کی روانگی کلکتہ سے بالفعل ملتوی ہو گئی ہے ۔ بلکہ تازہ ترین خبر کے بموجب وہ ڈھائی مہینے کی رخصت پر ولایت تشریف لے جانیوالے ہیں ۔ جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ابھی وسط اپریل آیندہ تک پنجاب کی لفٹنٹ گورنری کا موجودہ عارضی انتظام برقرار رہیگا اور جناب آنریبل سر گارڈین واکر صاحب اپنی قائم مقامانہ حیثیت میں فرائض حکومت انجام دینگے ۔ سر گارڈین واکر بالقابہم چونکہ باستثنائے واحد صوبہ پنجاب کے سینیر سولین ہیں اور مختلف انتظامی و عدالتی مناصب کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں ۔ اس لئے اُن سے بڑھکر کسی کے انتظام سے پبلک خوشنود و مطمئن نہیں ہو سکتی !

ویلیو پے ایبل پارسل

آج ایکم فروری ۱۹۰۸ء سے تمام ڈاکخانجات ہند میں ویلیو پے ایبل پارسلوں اور پیکٹوں کے متعلق جدید مختصر فارم رائج ہو گئے ہیں ۔ جن سے فرستندگان پارسل و ڈاکخانہ دونوں کو بڑی سہولت رہیگی ۔ اور تجارتی کارخانوں کے دفاتر میں ایسے پارسلوں کا حساب بھی آسانی سے رکھا جا سکے گا ۔ مگر پبلک کو پوری مسرت اُسی وقت ہو سکتی ہے کہ ڈاکخانہ قیمت طلب پارسلوں کے متعلق منی آرڈر کی فیس پیشگی وصول کرنے اور بصورت عدم وصول روپیہ وہ فیس مجرا دینے کا ناجائز طریقہ موقوف کرے !

اگر عورتوں کو اختیارات حکومت مل جائیں تو وہ کیا کرینگی ؟

(ترجمہ سیر اخبار)

.. یورپ میں لیڈیوں نے جس آزادی حاصل کرنے کا دعوےٰ کیا ہے ۔ اُس کا مفہوم یہ نہیں کہ اُن کے حقوق پامال ہو رہے ہیں یا وہ کسی طرح ستائی جاتی ہیں ۔ بلکہ اُن کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح مرد تمام امور میں آزاد اور حکومت و سیاست میں خود مختار ہیں ۔ ویسے ہی وہ بھی مردوں کے پہلو بہ پہلو کھڑی ہو سکیں اور کسی بات میں اُن سے کم نہ رہ جائیں ۔ تاکہ یہ نہ ہو کہ مرد کسی اختیار اور حکومت پر تنہا قابض رہے اور عورت اُس سے محروم رہ جائے ۔ جرمن اخبار " لوکل انزیجر " نے بعض مشہور عورتوں سے مندرجہ عنوان سوال کیا تھا اور اسپر یہ جوابات موصول ہوئے :۔

کارمن سلوا :۔ " میرا خیال ہے کہ ملکہ کیتھرائن ، ملکہ الیزبیتھ اور ملکہ میری وغیرہ نامور تاجدار لیڈیوں نے دنیا پر ثابت کر دیا ہے کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح قوموں پر حکومت اور ملکوں کا انتظام کر سکتی ہیں " ۔

سارہ برنارڈ :۔ " جس طرح مردوں میں نیکی اور بدی کی عادتیں ہیں اور رہینگی ۔ یہی کیفیت عورتوں میں بھی پائی جائیگی کچھ حکومت اُن میں شرخاب کے پر نہ لگا دیگی " ۔

دہی سیزان ڈسپرس :۔ " آپ پوچھتے ہیں کہ عورتیں حاکم ہو کر کیا کرینگی ؟ اُن کے گرد بیٹی ، بہو ، بچوں کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا " ۔

ڈی ، وسٹ گلیبر :۔ " مجھے امید ہے کہ عورتیں سب سے پہلے اخبارات کو بند اور زبان کے حقوق کی حفاظت کرنے پر آمادہ ہونگی ۔ اور ایسی گورنمنٹ کے لئے میں اپنے تئیں وزیر مال تجویز کرتی ہوں " ۔

میڈم رپرا ز انگلش لیڈی :۔ " جب تک قومی زندگی کا مدار ظلم و ستم پر رہے گا ۔ اُس وقت تک سوسائیٹی کا حال کبھی درست نہ ہوگا اور زندگی مرض میں مبتلا رہے گی ۔ اور عورتوں کا تخت حکومت پر قدم رکھنا سوسائیٹی کی عمارت کو موجودہ حالت سے کہیں زیادہ مضبوط ستونوں پر کھڑا کر سکے گا " ۔

عورتیں انصاف کا مطالبہ کرینگی ۔ ظلم و ستم کو مٹانے کے لئے لڑینگی اور قوموں کو یگانگت کی ۔ اور قوموں کے حاکموں کو باہم دوستانہ برتاؤ رکھنے کی دعوت دیں گی " ۔

میڈم الشکی :۔ " مجھے حکومت ملی ۔ تو تھوڑے سے مدرسوں کے علاوہ باقی تمام مدارس کو منہدم کر دوں گی اور کامل نسل کو اس مصیبت بھرے زمانے کی زندگی سے نجات دلا دوں گی " ۔

میڈم بلیوال کوڈ امریکن لیڈی :۔ " عورتوں اور مردوں سب کو یہی فکر ہے کہ سلطنت کے عہدے حاصل کریں ۔ اور سب سے پہلی بات جس کی فکر عورت کو ہوگی ۔ وہ یہ ہے کہ گرجوں میں خوب جگہ گھیرا ہے ۔ اور تھیٹروں کے منتظم سے خالی نظر آئیں ۔ عورت یہی چاہے گی کہ جس طرح ہو ۔ مردوں کو گنہگار کر کے جہاں لیجائے " ۔ (الانوار)

انجمن نگرانی اطفال مصر

ڈاکٹر عبدالعزیز نظمی آفندی نے اِن دنوں مصر میں ایک انجمن نگرانی اطفال قایم کی ہے ۔ جس کے مقاصد و ضوابط حسب ذیل ہیں :۔

(۱) عموماً سب ماؤں کو ترغیب دلائی جائے کہ وہ طبی ۔ قانونی اور شرعی صحیح قواعد کے مطابق عمل کرنے کے لحاظ سے اپنے بچوں کو خود ہی دودھ پلایا کریں ۔ تاکہ اُن کی صحت عمدہ رہے اور نوع انسان کی خدمت ہو ۔

(۲) بچوں کو پیدا ہونے کے وقت ہی سے اُن تمام خطرات اور آفات سے بچانے کی تدبیر یں اختیار کرنے کی ہدایت کی جائے ۔ جن سے اُن کی صحت ، تربیت اور آیندہ زندگی پر بڑا اثر پڑتا ہے ۔

(۳) ایسے حفظان صحت کے قواعد شائع کئے جائیں کہ جن سے بچوں کی صحت محفوظ رہتی ہے ۔ اور اُن کی وفات کی اوسط کم ہو جاتی ہے ۔ اور خاندان کو اچھی تربیت کے طریقے بتائے جائیں اور اُن سے اُنہی قواعد پر عملدرآمد کرایا جائے ۔

(۴) غریب لوگوں کے بچوں کی خبرگیری اور اُن کی بیماریوں کا علاج کرنے کے لئے خیراتی اسپتال اور دواخانے وغیرہ قائم کئے جائیں اور اندھوں ۔ بہروں ۔ گونگوں اور دوسرے مجبور لوگوں کے واسطے خیرات خانے اور مدرسے ان امراض کے خاص طور پر علاج کرنے والے لائق ڈاکٹروں اور ذی علم اور روشن دماغ ناظموں کی زیر نگرانی کھولے جائیں ۔

(۵) ہر درجہ کے بچوں کی نگرانی کیجائے اور دیکھا جائے کہ اُن کے والدین اور مربی اُن کے ساتھ بُرا برتاؤ کرتے ہیں ۔ یا اچھا ۔ اگر برتاؤ اچھا نہ ہو ۔ اور خوف ہو کہ بچوں کے اخلاق بگڑ جائینگے ۔ تو انجمن کی طرف سے اُس کی روک تھام کی سعی عمل میں آئے ۔

(۶) ایسے بچے ۔ جن کے اخلاق بگڑنے کا اندیشہ کسی وجہ سے ہو ۔ یا خاصکر تنگدستی اور کسی سرپرست کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ آوارہ ہو رہے ہوں اُن کی تعلیم و تربیت کے لئے خاص خاص مدرسے قائم کئے جائیں اور اُن کو دستکاریاں اور پیشے سکھائے جائیں ۔ اور سزا یافتہ لوگوں کے قید خانے سے نکلنے کے بعد اُنہیں ایسے مدارس میں بھرتی کیا جائے تاکہ آیندہ وہ شریف طریقے سے روٹی کما سکیں ۔

(۷) یتیم بچوں یا اُن کی مانند قیدیوں کی اولاد اور اُن بالوں کی اولاد جو کسی سبب سے اپنے بچوں کی خبرگیری نہیں کر سکتے ۔ یا وہ بچے جن کا کوئی سمجھدار مربی نہیں ہے ۔ اُن کی نگرانی کا اہتمام انجمن کیطرف سے ہو ۔

(۸) غریب لڑکیوں کو بدچلن مردوں یا دلال عورتوں کے ہاتھوں میں پڑکر عصمت و آبرو گنوا دینے سے بچایا جائے ۔ غرضکہ اس انجمن کے یہ قابل قدر مقاصد عام طور پر قبولیت پا چکے ہیں اور ملک کے غیرت مند اور ذی وجاہت لوگوں نے شرکت کی ہے ۔ اسکے علاوہ حضور خدیو معظم نے بھی اس کی سرپرستی فرمائی ہے (مجلۃ المجلات العربیہ)

معارف قرآن کریم کس پر کھلتے ہین!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا تحدی کی ہے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے قرآن کریم کے معارف اور حقایق کا علم دیا ہے اور اس مین کوئی میرا مقابلہ نہین کر سکتا اور یہ ایک زندہ اور نمایان نشان ہے۔ کہ کبھی کوئی شخص اس تحدی کے مقابلہ مین نہین آیا۔ اس وقت مجھے اس امر کے بیان کرنے کی ضرورت یون پیش آئی۔ کہ کسی پادری نے ایک اعتراض ووجدک ضالا فھدیٰ پر کیا۔ اس کا جواب ایک اسلامی رسالہ انوار الاسلام نے دیا ہے اس جواب کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بے اختیار درود پڑھنے کے لئے جوش پیدا ہوا کہ آپنے جو حقایق اس آیت کے بیان فرمائے ہین وہ ایسے ہین کہ نہ پہلے آنکھ نے دیکھے اور نہ کان نے سُنے اور کسی دل پر گذرے اس لحاظ سے کہ موازنہ ہو جائے مین دونون جوابات کو یہان درج کرتا ہون۔ اول اسلامی رسالہ کا جواب اور بعد مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب تاکہ موازنہ کرنے کا موقعہ مل سکے۔

پادری کا اعتراض اور مسلمان کا جواب

پادری۔ محمد بھولا ہوا بھی تھا۔ ووجدک ضالا فھدیٰ الایہ۔

مسلمان۔ امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر کبیر مین ارقام فرماتے ہین۔ ووجدک ضالا عن معالمۃ النبوۃ واحکام الشریعۃ غافلا منھا فھدٰک الیھا وھو المراد بقولہ ما کنت تدری ما الکتب ولا الایمان۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالےٰ اپنے نبی پر احسان اور انعام جتا کر فرماتا ہے۔ کہ اے نبی تجھکو نبوت کے علان اور شریعت احکام کا راستہ بتایا جس سے تو پہلے بے خبر تھا اور ما کنت تدری ما الکتب ولا الایمان سے یہی مراد ہے یعنی تو نہ جانتا تہا۔ کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کس کس چیز کے ماننے کو کہتے ہین۔

بے ایمانی کا تو کچھ جواب نہین لیکن جو شخص اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتا ہے اور اسی کو قدیم اور ہر شے کا خالق جانتا ہے اس کے نزدیک یہ کوئی عیب کی بات نہین۔ کہ اس نے محض اپنی قدرت کاملہ سے تمام انبیاء کے ہاتھ پاؤن آنکھ ناک منہ دل۔ جگر و دماغ وغیرہ تمام اعضا شکم مادری مین پیدا کئے ہین۔ اور مقام مخصوص سے پیدا کر کے قوت عقل اور شعور اور علم اور ایمان اور نبوت اور رسالت وغیرہ کمالات ظاہری اور باطنی عطا کئے اس سے پہلے کچھ بھی نہ تہا اب اگر کوئی نادان ان باکمال حضرات پر یہ اعتراض کرے۔ کہ جملہ انبیاء معہ حضرت عیسیٰ کا وجود خدا تعالےٰ نے پہلے پیدا کیا بعدہٗ یہ کمالات عطا فرمائے ان کمالات کے عطا فرمانے سے پہلے نہ ان مین عقل تہی۔ نہ شعور تہا۔ نہ علم تہا نہ ایمان تہا۔ نہ نبوت تہی نہ رسالت تہی اور یہ تمام بے عقل بے شعور بے علم بے ایمان بے نبوت بے رسالت تھے اور سب کے سب عورت کے مقام مخصوص سے پیدا ہوئے اس لئے ناپاک ہین۔ تو یہ اس کی بے ایمانی ہے۔

انوار الاسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب

جو شخص قرآن کریم کی اسالیب کلام کو بخوبی جانتا ہے اس پر یہ پوشیدہ نہین کہ بعض اوقات وہ کریم و رحیم جلشانہ اپنے خواص عباد کیلئے ایسا لفظ استعمال کر دیتا ہے کہ بظاہر بدنما ہوتا ہے مگر معناً نہایت محمود اور تعریف کا کلمہ ہوتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ اپنے نبی کریم کے حق مین فرمایا۔ ووجدک ضالا فھدیٰ اب ظاہر ہے کہ ضال کے معنے مشہور اور متعارف اہل لغت کے منہ پر چڑھے ہوئے ہین گمراہ کے ہین جس کے اعتبار سے آیت کے یہ معنے ہوتے ہین کہ خدا تعالیٰ نے (اے رسول اللہ) تجھ کو گمراہ پایا اور ہدایت دی حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی گمراہ نہین ہوئے اور جو شخص مسلمان ہو کر یہ اعتقاد رکھے۔ کہ کبھی آنحضرت صلعم نے اپنی عمر مین ضلالت کا عمل کیا تہا تو وہ کافر بیدین اور حد شرعی کے لایق ہے۔ بلکہ آیت کے اس جگہ وہ معنے لینے چاہئے جو آیت کے سیاق اور سباق سے ملتی ہین۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ نے پہلے آنحضرت صلعم کی نسبت فرمایا الم یجدک یتیما فاویٰ ووجدک ضالا فھدیٰ ووجدک عائلا فاغنیٰ (یعنی خدا تعالیٰ نے تجھے یتیم اور بیکس پایا اور اپنے پاس جگہ دی اور تجھکو ضال (یعنی عاشق وجہ اللہ) پایا پس اپنی طرف کھینچ لایا اور تجھے درویش پایا پس غنی کر دیا۔ ان معنون کی صحت پر یہ ذیل کی آتیین قرینہ ہین جو ان کے بعد آتی ہین یعنی یہ کہ فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا تنھر واما بنعمۃ ربک فحدث۔ کیونکہ یہ تمام آتیین لف نشر مرتب کے طور پر ہین اور پہلی آتیون مین جو مدعا مخفی ہے دوسری آتیین اس کی تفصیل اور تصریح کرتی ہین مثلاً پہلے الم یجدک یتیما فاویٰ اس مقابل پر یہ فرمایا فاما الیتیم فلا تقھر یعنی یاد کر کہ تو بھی یتیم تہا اور ہم نے تجھکو پناہ دی ایسا ہی تو بھی یتیمون کو پناہ دے۔ پہر بعد اس کے فرمایا ووجدک ضالا فھدیٰ اس کے مقابل پر یہ فرمایا واما السائل فلا تنھر یعنی یاد کر کہ تو بھی ہمارے وصال اور جمال کا سائل اور ہماری حقایق اور معارف کا طالب تہا۔ سو جیسا کہ ہم نے باپ کی جگہ ہو کر تیری جسمانی پرورش کی ایسا ہی ہم نے استاد کی جگہ ہو کر تمام دروازے علوم کے تجھ پر کھول دیئے اور اپنے لقا کا شربت سب سے زیادہ عطا فرمایا اور جو تو نے مانگا سب ہم نے تجھ کو دیا سو تو بھی مانگنے والون کو رد مت کر اور ان کو مت جھڑک اور یاد کر کہ تو عایل تہا اور تیری معیشت کے ظاہری اسباب بکلی منقطع تھے۔ سو خدا خود تیرا متولی ہوا۔ اور غیرون کیطرف حاجت لیجانے سے تجھے غنی کر دیا نہ تو والد کا محتاج ہوا نہ والدہ کا نہ استاد اور نہ کسی غیر کی طرف حاجت لے جانے کا۔ بلکہ یہ سارے کام تیرے خدا تعالےٰ نے آپ ہی کر دیئے اور پیدا ہوتے ہی اس نے تجھکو آپ سنبھال لیا سو اس کا شکر بجا لا اور حاجتمندون سے تو بھی ایسا ہی معاملہ کر۔ ان تمام آیات کا مقابلہ کر کے صاف طور پر کھلتا ہے کہ اس جگہ ضال کے معنی گمراہ نہین ہے۔ بلکہ انتہا درجہ کے تعشق کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ حضرت یعقوب کی نسبت اسی کے مناسب یہ آیت ہے۔ انک لفی ضلالک القدیم۔ سو یہ دونو لفظ ظلم اور ضلالت اگرچہ ان معنون پر بھی آتے ہین کہ کوئی شخص جادۂ اعتدال اور انصاف کو چھوڑ کر اپنے شہوات غضبیہ یا بہیمیہ کا تابع ہو جائے۔ لیکن قرآن کریم مین عشاق کے حق مین بھی آئے ہین جو خدا تعالےٰ کے راہ مین عشق کی مستی مین اپنے نفس اور اس کے جذبات کو پیرون کے نیچے کچل دیتے ہین۔ اسی کے مطابق حافظ شیرازی کا یہ شعر ہے۔

آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند —

اس دیوانگی سے حافظ صاحب حالت تعشق اور شدت حرص اطاعت مراد لیتے ہین۔

امید ہے اس جواب کو پڑھ کر ناظرین محفوظ ہونگے۔ اور ان کی ایمانی قوت بڑھے گی۔

کوکبانِ دُرّیان

زہرہ۔ مریخ۔ مشتری۔ تین سیارے ایسے ہیں جن سے عام لوگ واقف ہیں اور جو بلا مدد دوربین کے رات کے وقت آسمان پر نظر آتے اور تمام اوّل درجہ کے بڑے بڑے ثوابت سے بھی زیادہ آب و تاب دکھلاتے ہیں۔ ہماری زمین بھی مثل اِن کے ایک سیارہ ہے۔ سب سیارے آفتاب کے گرد مختلف بُعد اور مختلف رفتار سے حرکت کرتے ہیں اِس لئے ان سیاروں کے درمیان آپس میں فاصلہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے اور اس بُعد کی کمی زیادتی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ کبھی کوئی سیّارہ رات کے وقت ہم کو نظر آتا ہے اور کبھی نہیں۔ کبھی کوئی سیّارہ بوجہ قرب کے دیکھنے میں بہت بڑا ہو جاتا ہے اور کبھی دوری کے سبب بہت چھوٹا نظر آتا ہے۔

مریخ جو آخر جون اور شروع جولائی ۱۹۰۷ء میں زمین سے بہت قریب یعنے صرف ۵ کروڑ میل کے فاصلہ پر بہت روشن اور اپنی عجیب و غریب کج رفتاری سے میری اور میرے دوستوں کی توجہ اپنی طرف مبذول رکھتا تھا آج کل بوجہ زیادتی فصل بہت ہی چھوٹا اور ناقابل التفات ہے۔

زہرہ اور مشتری کے متعلق اس جنوری ۱۹۰۸ء کی آخر تاریخوں میں ایک خاص بات قابل تذکرہ ہے۔ مشتری اور ہماری زمین کے درمیان زیادہ سے زیادہ تقریباً ۶۰ کروڑ میل بُعد ہو جاتا ہے اور کم سے کم تقریباً ۴۰ کروڑ میل فاصلہ رہجاتا۔ جب مشتری اور زمین میں صرف ۴۰ کروڑ میل کا فاصلہ ہوتا ہے اُس وقت مشتری اپنی بڑی سے بڑی اور روشن سے روشن حالت میں ہم کو نظر آتا ہے۔ لیکن بخلاف مریخ و مشتری کے زہرہ جب ہم سے قریب تر ہوتا ہے تو بالکل نظر ہی نہیں آتا۔ چونکہ زہرہ کی گردش کا دورہ زمین کے دورہ سے چھوٹا ہے اس لئے وہ جب زمین سے قریب ترین یعنے صرف ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ میل کے فاصلہ پر زمین اور آفتاب کے درمیان ہوتا ہے تو اُس کا تاریک حصہ ہماری جانب ہوتا ہے اور روشن حصہ ہم کو بالکل نظر نہیں آتا۔ جبکہ زہرہ اور زمین کے درمیان زیادہ سے زیادہ بُعد یعنے تقریباً ۱۶ کروڑ میل کی دوری ہوتی ہے تو اُس کا پورا روشن حصہ ہم کو (سوائے اُن چند روز کے جبکہ زہرہ۔ سورج اور زمین تینوں خط مستقیم میں ہوں) نظر تو آتا ہے مگر فاصلہ کی زیادتی اور سورج کی شعاعوں کے سبب غروب آفتاب کے بعد ہی یا طلوع آفتاب سے کچھ ہی پیشتر شام یا صبح کو بہت ہی چھوٹا سا ستارہ معلوم ہوتا ہے لیکن جبکہ زہرہ پر سورج اور ہماری زمین کے ساتھ زاویہ قائمہ بنتا ہے اور اُس کا نصف روشن حصہ ہم کو نظر آتا ہے اُس وقت وہ سورج سے زیادہ فاصلہ پر بچا ہوا نظر آتا ہے یہی وہ زمانہ ہوتا ہے جبکہ زہرہ بڑی سے بڑی حالت میں نمودار ہوتا ہے اور سورج غروب ہونے کے بعد دیر تک یا سورج طلوع ہونے سے بہت پہلے ہم اس کو دیکھ سکتے ہیں۔

آجکل حُسنِ اتفاق سے زہرہ اور زمین کے درمیان ۶ کروڑ ۳۰ ۶ لاکھ میل کا فاصلہ ہے یعنے زمین و آفتاب کے ساتھ زہرہ پر زاویہ قائمہ بنتا ہے اور زہرہ غروب آفتاب کے بعد مغرب میں نہایت روشن اور شاندار نظر آتا ہے اسی طرح مشتری بھی آجکل زمین سے قریب تر ہونے کے باعث شام کے وقت مشرق میں نہایت آب و تاب کے ساتھ نمودار ہوتا ہے۔ غرضکہ شام کو ۸ بجے مشرق و مغرب میں اُفق کے قریب مشتری اور زہرہ اپنی اپنی پوری شان و شکوہ کے ساتھ آسمان پر ایک دوسرے کے مقابل عجیب لطف دکھلاتے ہیں۔ زہرہ اور مشتری کا ایک ہی وقت میں اپنی بڑی سے بڑی اور زیادہ سے زیادہ روشن حالتوں میں نظر آنا پھر مشرق و مغرب میں ایک دوسرے کے مقابل ہونا اس قسم کے اتفاقات حسنہ میں سے ہے جو کبھی کبھی میسر آتے ہیں۔ اس لئے میرا جی چاہا کہ اُن لوگوں کو جو آسمان پر کسی قدر دلچسپی کے ساتھ نظر ڈالتے ہیں۔ اس دلچسپ نظارہ کی بروقت اطلاع دے کر محظوظ و مسرور ہونے کا موقع دوں ۞ (راقم اکبر شاہ خان نجیب آبادی ثم قادیانی ۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء)

ایران میں اسلحہ کا استعمال

ایران کے شہر برجند کے بعض فاضل اشخاص نے علماء سے درخواست کی کہ وہ قوم کو استعمال اسلحہ کی نسبت کیا حکم دیتے ہیں جو اس سوال پر جناب حاجی محمد باقر مجتہد نے فتویٰ صادر کیا کہ بحالت موجودہ ہر ایک مسلمان پر فنون جنگ کی مشق بہم پہنچانا ضروری ہے۔ اور اسلامی فوجی قوت کو مکمل بنانا لازم۔ چنانچہ پندرہ اور تیس سال کے مابین کوئی ایرانی نوجوان ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جس کو زمانہ موجودہ کے قواعد جنگ سے ناواقف پایا جائے۔ اور وہ آتشباز اسلحہ کے استعمال سے ناواقف رہے۔

اس فتوے کے صادر ہوتے ہی حاجی مُلا محمد حسین صاحب تاجر نو ایجاد بندوقوں کی ایک کثیر تعداد اپنے ساتھ لی اور مع اپنے اہل خاندان کے شہر سے باہر میدان میں چاندماری کے لئے تشریف لے گئے۔ و ہر ایک شایق نوجوان کو بھی بندوق اور کارتوس اُنھوں نے عطا کئے۔ اور اعلان کر دیا کہ جس کو بندوق خریدنے کی استطاعت نہ ہو۔ وہ اُن سے آکر مشق کے لئے بندوق لے لے۔ پھر دوسرے دن فاضل مجتہد مع طلباء کی جماعت اور دیگر علماء کے میدان میں جاکر ظہر کے بعد سے قریب مغرب تک چاندماری کرتے رہے۔ اور بعد ازاں جن لوگوں نے کامیابی کے ساتھ نشانہ لگایا تھا۔ اُن کے سروں پر پھول نثار کرکے اُنھیں کچھ انعام بھی دیا۔ غرضکہ شہر برجند میں اس وقت جنگی تعلیم حاصل کرنے کا عام شوق پھیلا ہے۔ اور کم سن بچے والدین سے اصرار کرتے ہیں کہ ہم کو بندوق خرید دیجئے۔ تاکہ ہم اپنے ملک کی حفاظت کے قابل ہو سکیں۔ اور اگر یہی حالت رہی۔ تو اُمید ہے کہ ایک سال کے عرصہ میں صرف اسی ایک ایرانی شہر سے پچاس ہزار لایق جنگجو جوان مسلح ہو کر میدان میں اُتر سکینگے۔ اس گروہ نے اپنا نام "قومی سپاہی" رکھا ہے (اللواء)

الجزائر میں تعلیم کی حالت

۱۸۹۱ء میں الجزائر میں صرف (۱۶) مدارس تھے۔ اور اُن میں (۳۱۷۲) مُلکی طلبہ تعلیم پاتے تھے۔ اس کے بعد مدرسوں کی تعداد دو چند ہو گئی۔ اور ۱۹۰۱ء یعنے دس سال کے عرصہ میں (۲۲۷۰۱) طالب علم وہاں تعلیم پانے لگے۔ اس کے بعد پھر مدارس کی تعداد بڑھتی اور صرف چھ سال کے زمانہ میں یعنے ۱۹۰۶ء میں اکتیس ہزار طالب علم زیر تعلیم ہو گئے۔ جو اس وقت تیس ہزار کی تعداد رکھتے ہیں۔ حکومت فرانس نے الجزائر والوں کی تعلیم پر بہت توجہ فرمائی ہے اور مقامی حکومت کو ۳۲ ملین (ایک کروڑ پچھتر لاکھ) فرانک قرض لیکر اشاعت تعلیم پر خرچ کرنے کی اجازت دی ہے اور قریب قریب تمام ملک میں تعلیم کو لازمی بنا دیا ہے۔ جس سے امید ہے زیادہ سے زیادہ تیس سال کے بعد تمام الجزائر میں تعلیم ایسی وسعت پذیر ہو جائے گی کہ ایک بھی ناخواندہ آدمی تلاش کرنے پر نہ مل سکے گا۔ (اللواء)

مقدمہ:۔ لدھیانہ کے متصل لاڈووال میں جو خوفناک تصادم ۲۵ دسمبر گذشتہ کو ہوا تھا اس کے متعلق ڈپٹی کمشنر لدھیانہ کی عدالت میں مقدمہ شروع ہو گیا ہے۔ سرکار کی طرف سے سرکاری وکیل۔ ملزم نمبر ا اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر محمد رشید اور ملزم نمبر ۲ نوبہار رام سنگھ ہے۔ جن کی طرف سے شیخ محمد نصیب بیرسٹر اور سردار گجن سنگھ پیروکار ہیں۔

نشانہ بندوق:۔ سٹیشن رودالہ آباد پر ایک لڑکے کو کسی نے نشانہ بندوق بنایا۔ مگر مجرم کا پتہ نہیں۔ پولیس تلاش کر رہی ہے۔

ہم نے پیارا مسیح موعود
[illegible] قبول کیا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اس میں شک نہیں کہ جس زمین کے قطعہ کو اولیاء اللہ کی آرام گاہ بننے کا فخر ملا وہ خوش نصیب تو ضرور ہے۔ مگر یہ حرکت سخت سے سخت مکروہ ہے کہ ہم اولیاء کی قبروں کو مراد ونکا [illegible] کرکے [illegible] حرکات کرنی شروع کردیں کہ جو [illegible] رب العالمین کے ساتھ کرنی ضروری اور موجب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] انسان مقرب بارگاہ [illegible] ہو سکتا ہے اور نہ مالک و رازق اور نہ ہم اس کے بندے اور مخلوق ایسی ہی جیسے خداوند کریم کے ہیں ہاں! یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہم کو بہت سا فائدہ پہنچا سکتے ہیں کبھی دعاؤں کے ذریعہ کبھی وعظ و نصیحت کے ذریعہ کبھی خرق عادت تدبیروں کے ذریعہ اور یہ وہ باتیں ہیں کہ جو ہم پر اُن کی بزرگی کو ثابت کرتی ہیں مگر اس سے وہ ہمارے خالق رازق نہیں بن سکتے اور نہ اُن کا ہم پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ بعد مرنے اُن کی قبریں ہمارے لئے مرادوں کا داتا بن جاویں مسلمانوں میں یہ ایک مسلم مسئلہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلعم تمام جہان کے رسولوں اور نبیوں وغیرہ سے افضل ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ایسے اعلےٰ درجہ پانے کے حضور کو حکم ہوتا ہے کہ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم اِلٰہ واحد ط تو پھر اور کوئی کس باغ کی مولی ہے کہ ہم اُس کو مرادوں کا داتا تصور کرکے اُن سے وہ کام شروع کردیں کہ جس کے وہ حق دار نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ممتاز انسان تو ضرور ہیں اُن کی بزرگی میں کلام نہیں۔ مقرب بارگاہ الٰہی ہونے سے انکار نہیں اُن کی بڑائی کے ہم قائل ہیں مگر اُن کو عالم الغیب مان کر اُن کی قبروں پر کھڑے ہو کر اُن سے نہ صرف یہ کہنا کہ تم ہمارا فلاں کام کردو شرک ہے بلکہ یہ کہنا بھی کہ تم خدا سے فلاں امر کے لئے ہمارے واسطے دعا کرو اعلےٰ درجہ کی نامعقول حرکت پروالی ہے۔ قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ و من اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیٰمۃ وھم عن دعاءھم غافلون سورۃ الاحقاف رکوع ۱ یعنی اُس سے بڑھکر گمراہ کون ہے جو خدا کے سوا ایسے (معبودوں) کو پکارے جو روز قیامت تک اُس کو جواب (تک) نہ دے سکیں اور (جواب دینا تو درکنار) اُن کو تو دعاء (تک) کی (بھی) خبر نہیں۔ پس جب وہ ایسے غافل ہیں کہ ہماری دعاء کرنے تک کا اُن کو علم نہیں تو کس قدر شرم کی بات اور قابل افسوس کارروائی ہے کہ ہم اُن کی قبروں سے ایسی حرکتیں کریں کہ جو مضحکہ خیز حرکت سے کم نہیں۔

میاں! موٹی بات کیوں نہیں کہہ دیتے کہ اگر فوت شدہ اولیاء اللہ کی قبریں ہی ہماری دینی اور دنیوی فلاح کے لئے کافی ہوتیں تو خداوند کریم کو زندہ اولیاء اور انبیاء و رسولوں کے مبعوث کرنے کی کیا ضرورت تھی جب خداوند [illegible] [illegible] ضرورت کے [illegible] [illegible] ہدایت کے [illegible] اور اپنے اقوال سے ظاہر کر دیا ہے کہ فوت شدہ انسان کسی کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے تو یہ ہماری [illegible] ہے کہ ہم وہ بات یقین کریں کہ جو محض بے سود ہے۔ اگر اولیاء اللہ کی قبروں سے ہی کام نکل سکتے تھے تو زندوں کا وجود عبث ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے جس کثرت سے اولیاء زمین میں مدفون کئے ہیں اُن کا اندازہ لگانا بھی نہایت مشکل ہے اگر اُن کی قبریں باعث مفاد ہوتیں تب بھی ہمارے لئے مشکلات کے پہاڑ حائل ہو جاتے کہ کہاں کہاں جائیں کس کس سے منت سماجت کریں کیونکہ

؎ چپہ چپہ ہیں یاں گوہر یکتا نہ خاک۔ دفن ہوگا کہیں اتنا نہ خزانہ ہرگز ٭

اس میں شک نہیں کہ اولیاء اللہ کا وجود خزانہ تو تھا مگر وہ ایسا خزانہ تھا کہ صرف زندگی میں ہی دُر بے بہا نچھاور کرتا تھا اب اُس میں دُر بے بہا نچھاور کرنے کی طاقت نہیں رہی اس لئے کسی اور دُر و گوہر لٹانے والے کی ضرورت پیش آئی اور یہی وجہ ہوئی کہ جیسے امساک باران کے وقت سخت گھبراہٹ ہوتی ہے جسکو کہ بارش آکر دور کرتی ہے اسی طرح روحانی بارش سے تمام ایسی گھبراہٹیں دور ہوا کرتی ہیں جو کہ کسی خدا کے برگزیدہ کے مبعوث کرنے سے اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور یہ ایک صاف بات ہے کہ زندوں کے لئے زندے کی ضرورت ہے یہ جسمانی زندگانی کی طرف اشارہ ہے یعنے جیسے کہ ہم دُنیا میں کھاتے پیتے انسان ہیں ایسے ہی ہماری ہدایت کے لئے کسی ہمارے ہم جنس انسان کی ضرورت ہے فوت شدوں سے ہم کو ہدایت ملنی مشکل ہے کیا بلکہ غیر ممکن ہے۔

ان معقول باتوں کو چھوڑ کر ہم دُنیاء کی جاہت کے والا و شیدا ہوگئے تھے دُنیاء کی محبت نے ہم کو دھوکا دیا تھا حقیقت الامر سے ابا ؤں کا انکار تھا ڈھکوسلے بازی کے سیکڑوں افسانے برزبان یاد تھے۔ اس سے آگے بڑھے تو راستے میں وہابیت سے ٹاکرا (مقابلہ) ہوگیا جس سے یہ تمام خبط تو جیا ئر منثورا ہوگئے مگر توحید کے اصلی مفہوم سے اب بھی ہم گونا محروم کیا بلکہ بدنصیب خیال کیجئے۔ اولیاء اللہ کو تو غیب دان ماننے سے وہابیت نے منکر کرا دیا دعاؤں کو نہ سُننے والا یقین کرا دیا۔ مگر حضرت مسیح ؑ کے لئے اس خیال کو گویا پیٹنٹ سمجھکر اُسپر بدستور اڑائے رکھا۔ وہابیت کے ایام میں جب کبھی ہمارے سامنے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے بارہ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی کو معہ اُس کے سواروں کے زندہ کرنے کا تذکرہ آتا تو فوراً اُس سے انکار کردیتے مگر مسیح علیہ السلام کے مُردے زندہ کرنے کا اقرار کرنے سے کبھی بھی نہ چوکتے۔ یہ کیوں ترجیح بلا مرجح چہ معنے دارد؟ میاں! دل کی خوشی اور خوش فہمی! باوجود اس اقرار کے انکار و فرار کرجانا گویا ہمارے نزدیک [illegible] تعصب! اگر [illegible] حالت میں [illegible] ماننے [illegible] حضرت عیسےٰ مُردے باذن اللہ زندہ کیا کرتے تھے تو کیا باذن جناب شیخ عبد القادر سے ناممکن تھا؟ عقل سلیم تو ہرگز اس کو ناممکن نہیں تصور کراتی مگر ہم ایک کے لئے ممکن اور دوسرے کے لئے ناممکن یقین کرکے عیسائیوں کی مدد کرنے کے باوجود بھولے میاں بنے ہوئے تھے۔

غرضیکہ یہ اُس اسلام کی مختصر سی تصویر ہے کہ جس کے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے سے پہلے قائل ہی کیا بلکہ گرویدہ تھے۔ جس میں ترقی کی تو کیا اُمید ہوسکتی ہے بلکہ ادبار اور تنزل کی اُمید رکھنا یقینی بات ہے۔ اس کے بالمقابل ہم اے پیارے ناظرین! اب مختصراً وہ پیارا اسلام پیش کرینگے انشاء اللہ تعالےٰ جو خدا کے پیارے مسیح موعود کو ماننے سے ہم نے پایا ہے جو کہ کئی شعبوں پر تقسیم ہے ہم چاہتے ہیں کہ اُس کے ہر ایک شعبے پر مختصراً بحث کرکے آپ کے آگے اپیل کریں کہ کیا یہ اسلام دیکھکر انسانی ہستی جو نفع پسند واقع ہوئی ہے۔ اس کے قبول کرنے کے لئے بے قرار نہیں ہوسکتی کہ جس قدر جلد ہوسکے اسکا والا و شیدا ہو جاوے؟ اس میں شک نہیں کہ مسیح صادق علیہ السلام نے اسلام کا ایسا خوبصورت چہرہ دکھلایا ہے کہ اُس کو دیکھکر دل لٹو ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اور اگر ہم ذیل کے شعر کو اسلام کی خوبی کے لئے پیش کردیں تو ہرگز ہرگز بیجا نہ ہوگا

؎ ہمہ خوبانِ عالم را بزیور ہا بیارایند۔ تو سیمین تن چناں خوبی کہ زیور ہا بیارائی ٭

اگر انسانی اعضاء وغیرہ زیور انسانی ہیں تو پیارا اسلام ہاں مبارک اسلام ضرور بضرور ایسا ہے کہ وہ زیور ہا بیارایند کا پورا پورا مصداق ہے۔ باقی پھر کبھی انشاء اللہ تعالیٰ ٭

(خاکسار محمد حسین جلد ساز ڈاکخانہ دارالامان قادیان شریف)

الانوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی [illegible] چھپکر شائع ہوا۔